

## تصویریں بولتی اور تبلیغ کا کام کرتی ہیں

(تقریر نمبر 3)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

وَالنَّاسِیَاتِ نَسَمًا (المرسلات: 3)

کہ قسم ہے (پیغام کو) اچھی طرح نشر کرنے والیوں کی۔

اُس زمانہ میں خدا نے دی تھی شہرت کی خبر  
جو کہ اب پوری ہوئی بعد از مُرورِ روزگار  
کھول کر دیکھو براہیں جو کہ ہے میری کتاب  
اِس میں ہے یہ پیٹنگوئی پڑھ لو اُس کو ایک بار  
اب ذرہ سوچو کہ کیا یہ آدمی کا کام ہے  
اِس قدر امر نہاں پر کس بشر کو اقتدار

معزز سامعین! آج کل تصویر کی اہمیت اور افادیت پر گفتگو کا موقع مل رہا ہے۔ اِس حوالے سے آج کی گفتگو میری تیسری تقریر ہے جس کو خاکسار نے عنوان دیا ہے۔  
تصویریں بولتی اور تبلیغ کا کام کرتی ہیں۔ وقت بھی انسان کی زندگی کے ساتھ چل رہا ہے بلکہ دوڑ رہا ہوتا ہے۔ وقت تو بہت بے رحم ہوتا ہے۔ آتا ہے بعضوں کو خوشیاں اور  
آرام بہم پہنچا کر اور بعضوں کو مشکلات اور بیماریوں میں ڈال کر گزر جاتا ہے۔ انسان اپنے گزرے لمحات، وقت اور یادوں کو اپنے ذوق کے مطابق خود محفوظ کرتا ہے۔  
بعض ڈائریز لکھ کر، بعض اپنے علم کو تجربات میں ڈال کر اور بعض فوٹو گرافس کے ذریعے اپنی یادیں پیچھے چھوڑ جاتے ہیں۔ جنہیں انسان اپنی زندگی میں بسا اوقات  
دیکھ کر انجوائے کرتا ہے۔ اُس کی وفات کے بعد اُس کے عزیز واقارب، دوست احباب جب اُس مرحوم کے ساتھ گزرے ہوئے لمحات اور یادوں پر مشتمل فوٹو گرافس  
دیکھتے ہیں تو وہ بول بول کر یادوں اور حسین لمحات کو تازہ کر رہی ہوتی ہیں۔ اسی لئے کہتے ہیں۔ تصویریں بولتی ہیں۔ بعض علم دوست حضرات نے اسے کاغذی ہے پیر ہن کا  
نام دے رکھا ہے کہ یہ فوٹو گراف ہے تو ایک پتلا اور باریک سا کاغذ ہے لیکن انسان کے لباس کا کام دیتا ہے۔ انسان کے گزرے ہوئے لمحات سے اُس کی شخصیت کا اظہار  
ہو رہا ہوتا ہے۔ اُس کے لباس، رکھ رکھاؤ اور رہن سہن کا پتہ چلتا ہے اور پھر یہ یادگاری فوٹو گرافس آئینہ کا کام بھی دے رہی ہوتی ہیں۔ ایک انسان جب اپنی پُرانی  
فوٹو گرافس کو دیکھتا ہے تو اُسے اپنی خوبیاں نظر آتی ہیں اور اپنے پروردگار کا شکر ادا کرنے کا موقع ملتا ہے اور جو کمزوریاں، خامیاں نظر آتی ہیں انہیں جہاں لباس اور  
میک اپ میں بہتر کرنے کی کوشش کرتا ہے وہاں اپنی شخصیت میں نکھار بھی پیدا کرتا ہے۔ کیونکہ تصویریں بول بول کر انسان کو سدھارنے کا کام کر رہی ہوتی ہیں۔

سامعین! آج کی گفتگو کے عنوان کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ فوٹو گرافس تبلیغ کا کام کرتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو فوٹو اُتروائی وہ بھی تبلیغ اور دعوت الی اللہ کے  
لئے تھی۔ جماعت احمدیہ کی نمائشوں پر جو تصاویر دکھائی جاتی ہیں اُن کی بھی غرض تربیت و تبلیغ ہوتی ہے۔ شہداء، اسیران راہ مولیٰ کے فوٹو گرافس پر مشتمل نمائشیں اور  
دیگر جماعتی کارگزاری وغیرہ کی فوٹوز سب بول بول کر جماعتی ترقیات اور فتوحات کا نقارہ بجا رہی ہوتی ہیں۔ ہمارے ایم ٹی اے پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ نشر ہوتا  
ہے اور ساری دُنیا میں احمدی تو دیکھتے اور سنتے ہی ہیں۔ غیروں کے لئے دعوت الی اللہ کا کام کر رہا ہوتا ہے۔ ہمارے جلسہ ہائے سالانہ بالخصوص برطانیہ، جرمنی اور قادیان

کے جلسے جن سے حضور انور برہ راست خطاب فرماتے ہیں۔ اُن کا انتظام و انصرام، حاضری اور حضور کے خطاب جب تصویری شکل میں ایم ٹی اے پر نشر ہوتے ہیں تو ان سے دشمنوں پر ایک رعب و دبدبہ قائم ہوتا ہے۔ ان سے ہماری طاقت ظاہر ہوتی ہے۔

الغرض وقت کے گزرنے کے ساتھ ساتھ چیزوں میں دل کشی اور خوبصورتی پیدا ہوئی ہے اور اسی حسن اور جمال کو انسان نے کیمرے کی آنکھ کے ذریعے صدیوں تک محفوظ رکھنے کا انتظام بھی کیا ہے۔ شروعات میں لوگوں نے تصویر کشی کے ذریعے قدرت کے حسین مناظر کو محفوظ کرنا شروع کیا جو وقت کے ساتھ ساتھ ارتقائی عوامل سے ہوتا ہوا افراد، گلی کوچوں، تاریخی عمارات اور وہاں گزارے ہوئے لمحات کی تصویر کشی میں تبدیل ہوتا گیا۔ انہی مناظر کشی کے ذریعے دنیا نے ان ممالک اور لوگوں کی زندگیوں کی قدیم تہذیب و تمدن کا جائزہ بھی لیا جن کا ہونا ہمارے لیے حیرت کا باعث ہے۔

تاریخ کے اعتبار سے بھی تصویر نگاری نہایت ہی اعلیٰ مقام رکھتی ہے اسی لیے تصاویر ہر ایک دور میں اہم کردار ادا کرتی رہی ہیں۔ یہ نہ صرف ثقافتی، سماجی اور مذہبی حالات کی عکاسی کرتی ہیں بلکہ ان سے کسی بھی تنظیم یا نظام کے اُتار چڑھاؤ کے اثرات کا بھی بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اقوام کی تہذیب و تمدن پر کھنے میں قدیم اور نادر تصاویر اہم کردار ادا کرتی رہی ہیں۔ گویا یہ بڑے وثوق کے ساتھ کہا جاسکتا ہے کہ نادر تصاویر ایک تاریخی زبان ہے جو ہر دور میں بولتی اور اپنی حقیقت آشکارہ کرتی ہیں۔ یہ نہ صرف ہمارے ماضی سے جڑے رہنے کا ذریعہ ہیں بلکہ ہمیں افراد، مقامات، احساسات اور تاریخ کی یاد بھی دلاتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس دور کے متعلق بیان کردہ پیشگوئی و النَّاسِ اِتِ نَشْرًا (المراسلات: 3) من و عن پوری ہو رہی ہے۔ جن میں جماعت کے جرائد، میگزینز، اخبارات اور نیوز لیٹرز میں شائع ہونے والی جماعت کی گزشتہ 137 سالہ عملی کارگزاری تصویر کی رنگ میں موجود ہے۔ اس ضمن میں مرکزی شعبہ مخزن تصاویر نے حضور انور کی رہنمائی میں لاجواب اور بے مثل کام کیا ہے۔ جس نے ایک مرکزی نمائش تو مزین کر رکھی ہے اور ہر سال مختلف جلسہ ہائے سالانہ پر دلربا نمائشیں ہمارے ایمانوں میں اضافہ اور اُن میں جلا کا موجب بنتی ہیں۔ جب ہم ان کو دیکھ کر خوش ہوتے، محفوظ ہوتے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں۔ یہ لکھو کھہا فوٹو گرافس بول بول کر جماعت احمدیہ کی 137 سالہ تابناک تاریخ بیان کر رہی ہے۔ یہی جماعت احمدیہ کی ماضی کی قیمتی یادداشتیں ہیں جو ہماری آنے والی نسلوں میں سرایت کریں گی اور اپنے ایمانوں کو جلا دیں گی۔ جن میں حضرت مسیح موعودؑ، خلفائے احمدیت، صحابہ کرام و دیگر اہم شخصیات کی ایسی نادر تصاویر بھی شامل ہیں جنہیں ہم نے اور ہماری نسلوں نے پہلی دفعہ دیکھا ہے۔ ان قیمتی تصاویر میں ان گنت مختلف مواقع، خلفاء کے دورہ جات اور پروگرامز پر مشتمل تصاویر بھی موجود ہیں جو ہمارے ماضی اور جماعت احمدیہ کی تاریخ کی تشکیل میں نہ صرف اہم کردار ادا کرتی رہیں گی بلکہ ماضی کو بہتر طور پر سمجھنے میں بھی ہماری مدد کرتی ہیں۔

سامعین! جماعت احمدیہ کی 137 سالہ گواہ ہے کہ مرکزی پلیٹ فارم سے اور مختلف ممالک میں شائع ہونے والے بیسیوں اخبارات، جرائد، میگزینز اور رسائل نے فوٹو گرافس کی صورت میں جماعت کی تاریخ کو جمع کرنے کی سعادت پائی ہے۔ جیسا کہ ہم اوپر سُن آئے ہیں کہ مخزن تصاویر جماعت احمدیہ کی تصاویر کی آڈیٹل لائبریری ہے جو کہ مرکز کے زیر انتظام ہے۔ حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 2006ء میں اس کا اجراء نو کیا اور اُس کے بعد سے یہ لندن میں قائم ہے۔

”مخزن تصاویر“ کا بنیادی مقصد جماعتی تصاویر کو اکٹھا کر کے ان کی جانچ پڑتال کرنا اور ان کو ترتیب دے کر محفوظ کرنا ہے۔ اس مقصد کے لئے ایک مستقل پراجیکٹ جاری ہے جس میں مختلف کیٹیگریز کے تحت تصاویر کو اکٹھا کر کے محفوظ کیا جاتا ہے۔ اس میں تصاویر حضرت مسیح موعود علیہ السلام، خلفائے کرام، صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم، تاریخی اعتبار سے دیگر اہم شخصیات اور تمام تاریخی اہمیت رکھنے والے مواقع پر لی گئی تصاویر شامل ہیں۔ اس طرح اس پراجیکٹ کے تحت جماعت احمدیہ عالمگیر کی تصویری تاریخ محفوظ کی جا رہی ہے۔ مخزن تصاویر کے تحت جلسہ سالانہ پر نمائش بھی لگائی جاتی ہے۔ اس سلسلہ میں پہلی نمائش کا انعقاد جلسہ سالانہ یو کے 2006ء کے موقع پر کیا گیا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت رہنمائی اور ہدایات کی روشنی میں طاہر ہاؤس لندن میں ایک مستقل نمائش لگانے کا کام شروع کیا گیا جس کا افتتاح پیارے امام حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اکتوبر 2007ء میں فرمایا تھا۔

جلسہ سالانہ برطانیہ 2018ء کے موقع پر گوادے لوپ کے ایک نومبائع پیٹرس میا کو (Patrice Mayeko) صاحب کہتے ہیں کہ ”جلسہ میں منعقد کی جانے والی تمام نمائشیں بہت فائدہ مند تھیں۔ خاص طور پر آرکائیو اور مخزن تصاویر اور ریویو آف ریلیجنز نے مجھے بہت متاثر کیا۔ یہ نمائشیں مجھے بہت پسند آئیں اور انہوں نے میرے احمدیت کی تاریخ کے بارے میں علم میں بہت اضافہ کیا۔“

سامعین! تصاویر نہ صرف ایک یادگار ہوتی ہیں بلکہ ہماری جماعت میں تبلیغ کا باعث بھی بنتی ہیں۔ اگر ہم جماعت احمدیہ کی تاریخ کا مطالعہ کریں تو سب سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر کا ذکر کر سکتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یورپ میں اشاعت کے لئے ایک کتاب تصنیف کرنے کا ارادہ فرمایا جس کا انگریزی ترجمہ مولوی محمد علی صاحب کو کرنا تھا۔ تجویز یہ ہوئی کہ یورپ میں چونکہ قیافہ شناسی کا علم اتنا ترقی کر چکا ہے کہ لوگ محض تصویر کے خدو خال دیکھ کر صاحب تصویر کے اخلاق کا پتہ چلا لیتے ہیں لہذا اس کتاب کے ساتھ مصنف اور مترجم کی تصاویر بھی لگا دی جائیں۔ محض یہ تبلیغی و دینی ضرورت تھی جس کی بناء پر حضور نے اپنا فوٹو اُتروایا۔ حضور خود فرماتے ہیں

”میں اس بات کا سخت مخالف ہوں کہ کوئی میری تصویر کھینچنے اپنے پاس رکھے یا شائع کرے۔ میں نے ہرگز ایسا حکم نہیں دیا کہ کوئی ایسا کرے۔ اور مجھ سے زیادہ بت پرستی اور تصویر پرستی کا کوئی دشمن نہیں ہو گا۔ لیکن میں نے دیکھا ہے کہ آج کل یورپ کے لوگ جس شخص کی تالیف کو دیکھنا چاہیں اول خواہش مند ہوتے ہیں کہ اس کی تصویر دیکھیں کیونکہ یورپ کے ملک میں فراست کے علم کو بہت ترقی ہے اور اکثر ان کی محض تصویر کو دیکھ کر شناخت کر سکتے ہیں کہ ایسا مدعی صادق ہے یا کاذب۔“

میاں معراج دین صاحب عمر انارکلی لاہور سے ایک فوٹو گرافر لائے جس نے حضور کے تین فوٹو کھینچے۔ دو صحابہ کے گروپ میں اور ایک پورے قہر کا علیحدہ۔ دوسرے گروپ میں معمولی تبدیلی کے ساتھ پہلے گروپ کے بزرگ صحابہ ہی بیٹھے ہوئے تھے حضرت اقدس کی عادت غصہ بصر کی تھی۔ فوٹو گرافر بار بار عرض کرتا تھا کہ حضور آنکھیں ذرا کھول کر رکھیں ورنہ فوٹو اچھی نہیں آئے گی۔ اس کے اصرار پر حضور نے ایک مرتبہ تکلیف کے ساتھ آنکھوں کو کچھ زیادہ کھولا مگر وہ پھر نیم بند ہو گئیں۔ فوٹو گرافر نے حضور سے لباس اور نشست کے متعلق بھی معروضات کیں مگر حضور نے انتہائی سادگی اور بے تکلفی سے فوٹو کچھوایا اور یہی رنگ تصویر میں بھی جلوہ گر رہا۔ بعد ازاں میاں معراج دین صاحب عمر نے ان فوٹوؤں کی طباعت کا انتظام کر کے 10 اگست 1899ء کو بذریعہ احکم ان کی اشاعت کا باقاعدہ اعلان شائع کر دیا۔ یہ فوٹو جو زمانہ مأموریت کا پہلا پورے قہر کا فوٹو ہے حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی کتاب ”ذکر حبیب“ میں بھی شائع شدہ ہے۔

حضرت مسیح موعود کے فوٹو کی ”ریویو آف ریلیجز“ انگریزی (1902ء تا 1905ء) کے ذریعہ سے جب مغربی ممالک میں اشاعت ہوئی تو حضرت اقدس کی خدمت میں کئی لوگوں کی چٹھیاں آئیں کہ ہم نے آپ کی فوٹو غور سے دیکھی ہے علم فراست کی رو سے ہمیں یہ تسلیم کئے بغیر چارہ نہیں کہ جس کی یہ فوٹو ہے وہ ہرگز کاذب نہیں۔ ایک امریکی خاتون نے کہا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ یہ فوٹو دیکھتی رہوں یہ تو بالکل یسوع مسیح کی طرح معلوم ہوتی ہے۔ ایک اور قیافہ شناس لیڈی نے کہا کہ ”یہ نیوں کی سی صورت ہے“ بعض بڑے بڑے لوگوں نے اسے دیکھ کر کہا کہ ”He is a Great Thinker“ یعنی یہ ایک عظیم مفکر ہے۔ علم قیافہ کے ایک اور انگریز ماہر کے سامنے جب حضور کی فوٹو رکھی گئی تو وہ بڑے غور و فکر کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا کہ یہ کسی اسرائیلی پیغمبر کی فوٹو ہے۔ ایک دوسرے انگریز نجومی نے بھی یہی کہا کہ یہ شبیہ تو خدا کے کسی نبی کی ہے۔

(تاریخ احمدیت جلد 2 صفحہ 57-58)

جماعت احمدیہ کی تاریخ ایسے بہت سے واقعات سے بھری پڑی کہ لوگوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنے خوابوں میں دیکھنے کے بعد جب کسی موقع پر آپ علیہ السلام کی تصویر دیکھی تو بیعت کرنے میں ایک پل کی دیر نہ کی کہ یہ تو اسی شخصیت کی تصویر ہے جسے ہم نے خواب میں دیکھا تھا۔ خاکسار آج ایسے ہی کچھ واقعات آپ کے سامنے پیش کرتا ہے۔ یہ واقعات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مختلف خطبات میں بیان فرمائے ہیں۔

”برکینا فاسو سے ہمارے مشنری انچارج لکھتے ہیں کہ ہمارے ایک معلم نے اپنے ایک زیر تبلیغ دوست زبیل ابو بکر کو کہا کہ اگر تم جماعت احمدیہ کی سچائی پر کھنا چاہتے ہو تو میں ایک نسخہ بتاتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ تم روزانہ بلاناغہ دونوں ادا کرو اور اس میں صرف اور صرف خدا تعالیٰ سے جماعت احمدیہ کی سچائی دریافت کرو۔ انشاء اللہ خدا تعالیٰ تمہاری رہنمائی فرمائے گا۔ چنانچہ اُس نے ایسا ہی کیا اور ایک دن زبیل ابو بکر صاحب نے خواب دیکھا کہ ایک آدمی جو سفید فام ہے آیا اور کہا کہ اوپر چڑھ آؤ۔ لگتا تھا کہ وہ سفید فام زمین سے اوپر کی طرف کرسی پر ہے اور ہمیں بلارہا ہے۔ زبیل ابو بکر صاحب کہتے ہیں خواب میں خاکسار اور ہمارے گاؤں کا امام ساتھ تھے۔ جب اس سفید فام آدمی نے ہمیں اوپر چڑھنے کی دعوت دی تو خاکسار تیزی کے ساتھ اوپر چلا گیا اور امام صاحب نے میرا ہاتھ چھوڑ دیا اور کہا کہ میں نہیں جاتا۔ جب اُن کو تصاویر دکھائی گئیں تو انہوں نے کہا کہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی تھے جو ان کی خواب میں آئے تھے اور جو ہمیں ایمان لانے کی طرف بلارہے تھے۔ چنانچہ انہوں نے بیعت کر لی۔

انڈونیشیا کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ مکرم رونی پسارونی (Roni Psaroni) جو کہ جماعت احمدیہ ویسٹ جکارتہ کے ممبر ہیں۔ انہوں نے احمدیت قبول کرنے سے قبل خواب میں سفید کپڑوں میں ملبوس ایک نورانی وجود دیکھا جس نے سر پر پگڑی بھی پہنی ہوئی تھی۔ اس خواب نے ان صاحب پر بڑا گہرا اثر چھوڑا۔ چند دن بعد یہ صاحب ایک دوست کے گھر گئے اور تصویر میں وہی وجود دیکھا جو انہیں خواب میں دکھایا گیا تھا۔ اس تصویر کے بارے میں پوچھا تو ان کے دوست نے بتایا کہ یہ تصویر امام مہدی بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کی ہے۔ اس کے بعد رونی صاحب نے جماعتی کتب کا مطالعہ شروع کیا اور ان کی اہلیہ کا بیان ہے کہ بعض اوقات وہ درجنوں جماعتی کتب، چھوٹی چھوٹی کتابیں صرف دو دن میں پڑھ لیتے تھے۔ آخر 2008ء میں انہوں نے بیعت کی۔ اور گزشتہ دنوں انڈونیشیا میں جو اکٹھی تین شہادتیں ہوئی ہیں، ان میں سے ایک یہ بھی تھی۔“

(خطبہ جمعہ 29 اپریل 2011ء)

حضور انور ایدہ اللہ نے ایک واقعہ یوں بیان فرمایا کہ

”مالی کے ربکن کانسو کے مبلغ لکھتے ہیں مروان کولی بانی صاحب احمدیہ مشن ہاؤس آئے اور کہا کہ وہ بیعت کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ وہ ریڈیو احمدیہ شوق سے سنتے تھے اور جماعت کی اکثر باتوں سے مطمئن تھے لیکن بیعت کرنے کو دل نہیں مانتا تھا۔ کہنے لگے: کل جب میری ریڈیو سنتے سنتے آنکھ لگ گئی تو میں نے خواب میں دیکھا کہ آسمان میں چاند نہایت روشن ہے اور چاند میں دو اشخاص کی تصویریں نظر آرہی ہیں۔ ایک تصویر بڑی اور ایک چھوٹی ہے اور قریب کھڑے بچے شور مچا رہے ہیں کہ یہ امام مہدی علیہ السلام اور ان کے خلیفہ کی تصویر ہے۔ وہ آگئے ہیں۔ مروان صاحب کہتے ہیں کہ پھر انہوں نے خواب میں ہی قریب کھڑے بزرگ سے دریافت کیا کہ کیا آپ کو بھی تصویر نظر آرہی ہے، جس پر بزرگ نے تونفی میں جواب دیا لیکن کہتے ہیں میرا دل مطمئن ہو گیا کہ احمدیت ہی سچی جماعت ہے جو امام مہدی کے ظہور کا اعلان کر رہی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلفاء کی تصویریں دیکھیں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بڑی تصویر کو پہچان لیا۔ ساتھ میری تصویر بھی تھی اور کہا یہی تو میں نے خواب میں دیکھا تھا۔“

(خطبہ جمعہ 11 اگست 2023ء)

حضور ایدہ اللہ فرماتے ہیں:

”الجزائر کے ایک دوست عبد اللہ فاتح صاحب مشن ہاؤس آئے اور سوال جواب کی مجلس میں شامل ہوئے۔ مجلس کے اختتام پر انہیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب ”خطبہ الہامیہ“ اور ”الہدی“ مطالعہ کے لئے دی گئیں۔ مطالعہ کے بعد آئے اور کہنے لگے کہ یہ تحریر کسی جھوٹے کی نہیں ہو سکتی اور اس کے ساتھ ایک کپڑے کو سر پر پگڑی کی طرح لپیٹا اور کہا کہ میں نے کچھ عرصہ قبل ایک شخص کو خواب میں دیکھا جس کا چہرہ انتہائی پُر نور تھا اور اُس نے اپنے سر پر اس طرح سے کپڑا باندھا ہوا تھا۔ تب انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دکھائی گئی مگر یہ نہ بتایا گیا کہ یہ کون ہیں۔ وہ تصویر کو دیکھتے ہی کھڑے ہو گئے اور کہا کہ یہ وہی شخص ہے جس کو میں نے خواب میں دیکھا ہے اور پھر بیعت کر کے جماعت میں داخل ہو گئے۔“

آئیوری کوسٹ کے ایک گاؤں شینالا (Shinala) کے بے ما (Bema) صاحب نے لوگوں کے سامنے ایک عجیب واقعہ بیان کیا۔ کہتے ہیں عرصہ بیس سال قبل خاکسار سخت بیماری میں مبتلا ہوا۔ مرگی کے دورے پڑنے لگے۔ ہر ممکن علاج کیا۔ ذرا بھی افاقہ نہ ہوا۔ شہر کے ایک عامل نے کچھ تعویذ گنڈے دیتے ہوئے کہا کہ ان کو کمر سے باندھ لو، یہی تمہاری بیماری کا علاج ہیں۔ انہی ایام میں کشف کی حالت میں ایک بزرگ آئے اور کہا کہ تم نے یہ کیا پہنا ہوا ہے اُسے اتار ڈالو۔ تو میرے دل میں بہت زور سے احساس پیدا ہوا کہ یہ بزرگ امام مہدی ہیں۔ میں نے کمر سے باندھے تعویذ گنڈے اتار ڈالے۔ اسی روز خدا تعالیٰ نے مجھے شفا سے نوازا دیا۔ اُس دن سے آج تک مجھے کبھی مرگی کا دورہ نہیں پڑا۔ میں تو اسی روز سے امام مہدی کو قبول کر کے اُن کی تلاش میں تھا۔ آپ لوگ آئے اور امام مہدی کی باتیں کی ہیں تو میں سمجھا ہوں کہ امام مہدی مل گئے ہیں۔ پھر اُن کو ہمارے مبلغ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی، خلفاء کی تصاویر دکھائیں تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر کی طرف اشارہ کر کے فوراً کہا کہ یہی وہ بزرگ ہیں جو مجھے خواب میں ملے تھے اور تعویذ گنڈے سے منع کیا تھا۔“

(الفضل انٹرنیشنل مورخہ 1 اکتوبر 2025ء)

پھر حضور ایدہ اللہ فرماتے ہیں۔

”ز مبابوے کے مبلغ لکھتے ہیں کہ یہاں مسلم یوتھ کے ایک عہدیدار نے بیعت کی۔ اسلام قبول کرنے سے پہلے جب وہ ایک عیسائی چرچ کے ممبر بنے تو ان کو Baptise کرنے کے لئے پادری نے تاریخ مقرر کی۔ اس دن اچانک پادری صاحب بیمار ہو گئے۔ دوسری بار تاریخ مقرر کی تو پادری صاحب کی والدہ بیمار ہو گئیں۔ تیسری بار جب تاریخ مقرر کی تو اس زور کی بارش ہوئی کہ کوئی وہاں نہ جاسکا۔ اس کے بعد اس نوجوان نے خواب میں دیکھا کہ ایک مجمع ہے اور حضرت مسیح علیہ السلام ایک طرف کھڑے ہیں اور اُسے اپنی طرف بلا تے ہیں۔ یہ نوجوان کوشش کرتا ہے کہ مسیح تک پہنچے لیکن پہنچ نہیں سکا۔ اسی اثناء میں آنکھ کھل گئی۔ اس کے بعد اُس نے عیسائیت کو چھوڑ دیا۔ اب بیعت کرنے سے پہلے اس نوجوان نے خواب دیکھا کہ اس کا سارا جسم گردن تک دلدل میں پھنسا ہوا ہے اور اُس کو کسی نے پکڑ کر دلدل سے نکال دیا ہے۔ تو ہمارے مبلغ نے اُن سے پوچھا کہ تمہیں ان کا چہرہ یاد ہے کہ دلدل سے کس نے نکالا تھا؟ کہنے لگا: ہاں یاد ہے۔ جب اُنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دکھائی تو کہنے لگے۔ یہی چہرہ تھا جنہوں نے مجھے پکڑ کے دلدل سے نکالا تھا۔“

(خطبہ جمعہ 8 جولائی 2011ء)

حضور ایدہ اللہ فرماتے ہیں:

”تیزانیہ گڈیٹار بکن میں تبلیغ کے دوران ایک خاندان سے رابطہ ہوا۔ ایک اخبار میں حضرت مسیح موعودؑ کی تصویر دیکھ کر اس خاندان نے کہا کہ یہ تصویر جب سے دیکھی ہے تو دل کے لیے تسکین کا باعث بن رہی ہے اور جماعت قبول کر لی۔“

گیمبیا کے ایک صاحب تھے جو وہاں کے نمبر دار تھے۔ وہ کہتے ہیں میں نے خواب میں دیکھا کہ دو آدمی آتے ہیں اور مجھے کہتے ہیں کہ زمانہ امام مہدی کے ظہور کا ہے اور وہ آچکا ہے اور ہر دفعہ وہی دو شخص ملتے تھے۔ کہتے ہیں ایک دفعہ میں ڈاکار میں تھا جو سینگال کا دار الحکومت ہے یہ خواب دیکھا کہ میرا بھتیجا میرے پاس تیز رفتار گھوڑے پر سوار ہو کر آتا ہے اور مجھے کہتا ہے کہ دو آدمی سمندر کے کنارے پر تیرا انتظار کر رہے ہیں۔ جب میں وہاں پہنچا تو ان میں سے ایک نے دوسرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ اس زمانے کا امام مہدی ہے اس کو مان لو۔ جب یہ مبلغ کے پاس آئے تو انہوں نے اُسے کہا کہ اگر میں تمہیں تصویر دکھاؤں کیا تم پہچان لو گے؟ پھر انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر اور خلفاء کی تصویریں بھی ساتھ دکھائیں۔ انہوں نے دیکھیں تو ایک تصویر پر فوراً انہوں نے کہا کہ انہی کو میں نے خواب میں دیکھا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر پر ہاتھ رکھا کہ ایک یہی تھے اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصویر پر انگلی رکھی کہ دوسرے شخص یہ تھے جو امام مہدی کے ساتھ تھے۔“

(خطبہ جمعہ 3 جون 2011ء)

میں آپ سامعین کے سامنے الفضل یکم نومبر 1956ء سے ایک ایمان افروز واقعہ الہام ینصمک رجال نوحی الیہم من السماء پر پورا اترتا اختصار سے اپنے الفاظ میں بیان کر دیتا ہوں۔ لکھا ہے کہ سیرالیون مغربی افریقہ کے موضع بلاما کے ایک دوست الفانوڈے موسیٰ کرومانے قبیلہ کے دوران خواب میں دیکھا کہ ایک نہایت وجیہ شکل فرشتہ صورت انسان میرے پاس آئے اور کہتے ہیں میں ہی وہ مہدی ہوں جس کی فی زمانہ مسلمانوں کو انتظار ہے۔ میں نے اُن سے کہا کہ ہم نے سُن رکھا ہے کہ اُس کے وقت میں مسلمانوں اور کفار میں جنگ ہوگی سو میں آپ کے ساتھیوں میں شامل ہوتا ہوں۔ اس خواب کے کچھ عرصہ بعد الحاج مولوی نذیر احمد صاحب علی اور مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری بلاما تشریف لائے اور مہدی کے آنے کی نوید سنائی۔ اس پر میں نے اپنے خدا سے دوبارہ رہنمائی چاہی اور بہت دعا کی۔ اس پر میں نے ایک رات خواب میں دیکھا کہ ایک شخص لے ہاتھوں والے براؤن چوندہ پہنے میرے پاس آئے اور میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر کہنے لگے کہ میں مہدی ہوں اور مجھے میری کچھ سال پہلے والی خواب یاد کرو اور میرے اُس وعدہ کو یاد کرو ایسا جو میں نے مسلمانوں اور کفار کے درمیان جنگ کے لئے مہدی کے گردہ میں شامل ہونے کا کیا تھا۔ اس خواب کے بعد میں نے احمدیت قبول کر لی۔

سامعین! خواب میں تصویر دیکھ کر ایمان لانے کا تعلق صرف حضرت مسیح موعودؑ اور خلفائے کرام تک ہی محدود نہیں بلکہ بعض جگہوں پر ہمارے بزرگ مبلغین کو خوابوں میں دیکھ کر لوگوں نے احمدیت قبول کی۔ جیسے سیرالیون میں مخالفت کے باوجود ”ینصمک رجال نوحی الیہم من السماء“ کے تحت اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں کی زمین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے ہموار کر رہا تھا۔ روکو پڑ جماعت کے ابتدائی احمدی الفاجہ و کمار نے 1936ء میں خواب میں دیکھا کہ دو سفید ریش شخص جن کے سروں پر عمامے ہیں۔ آکر کہتے ہیں کہ ہم مشرق سے آئے ہیں اور جس مہدی کے آنے کا انتظار تھا اس کے بارے بشارت دینے آئے ہیں کہ وہ آچکا ہے۔ تم

ہمارا یہ پیغام اپنے گاؤں روکو پڑ والوں کو دے دو۔ چنانچہ چند دنوں کے بعد مکرم الحاج مولانا نذیر احمد علی کی صورت میں یہ خواب پوری ہوئی جب آپ نے روکو پڑ پہنچ کر پیغام پہنچایا۔

اسی طرح باؤ ماہوں کے ایک باشندے پاس نافا تولانے خواب میں دیکھا کہ میں گاؤں کی مسجد کے ارد گرد گھاس کاٹ رہا ہوں اور تھک کر سستانے کے لئے ایک طرف کھڑا ہوا ہوں کہ ایک سفید رنگ کے ایک اجنبی دوست قرآن اور بائبل ہاتھ میں پکڑے میری طرف آرہے ہیں۔ انہوں نے قریب آکر مسجد کے امام کے بارے میں دریافت کیا۔ میں بلا نے چلا گیا۔ تو واپسی پر مسجد میں ایک سایہ دار کھڑکی تیار ہے اور اجنبی شخص محراب میں کھڑا ہو کر ہمیں کہتا ہے کہ اس سایہ دار جگہ پر کھڑے ہو کر قرآن سناؤ۔ پھر صحیح طریق پر نماز کی ادائیگی کا بتایا۔ ٹھیک ایک ہفتہ بعد مکرم الحاج مولانا نذیر احمد علی میری طرف آرہے ہیں اور میں مسجد کے ارد گرد صفائی کے بعد سستانے کے لئے کھڑا تھا جس طرح خواب میں دیکھا تھا۔ انہوں نے آکر السلام علیکم کہا اور رہائش کے لئے جگہ مانگی۔ جو خاکسار نے مہیا کر دی اور بہت سے لوگوں نے بیعت کر لی۔ اسی علاقے کے گوراما کے پیراماؤنٹ چیف بایونے بھی 1939ء میں بیعت کر لی۔ جن کا اسلامی نام صلاح الدین بایور کھا گیا۔ ان کے احمدی ہونے سے عیسائی حلقوں میں تہلکہ مچ گیا۔

(الفضل آن لائن لندن 28 مارچ 2021ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ جلسے کے دوران لگنے والی تصویری نمائش کے بارے میں فرماتے ہیں:

”بعض ایسی چیزیں ہیں کہ بجائے ادھر ادھر پھرنے کے وقت گزارنے کے یا بازاروں میں پھرنے کے جماعتی طور پر یہاں بعض انتظامات کئے گئے ہیں جس سے انسان کے ایمان اور یقین میں اضافہ ہوتا ہے۔ مثلاً مخزن تصاویر ہے انہوں نے یہاں نمائش لگائی ہوئی ہے۔ جماعت کی ایک تاریخ ہے اسے دیکھیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو یاد کریں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی باتوں کو اور آپ سے کئے گئے وعدوں کو پورا فرما رہا ہے اور کس طرح جماعت کا تعارف اور تبلیغ دنیا کے کناروں تک پھیل رہی ہے؟ پھر وہاں شہدائے احمدیت کی تصاویر ہیں ان کو دیکھ کر ان کے درجات کی بلندی اور اپنے ایمانوں کی مضبوطی اور ان کے خاندانوں اور جماعت کے افراد کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہر جگہ جماعت کو دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 21 اگست 2015ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ

”خدا تیرے نام کو اس روز تک جو دنیا منقطع ہو جائے عزت کے ساتھ قائم رکھے گا اور تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دے گا..... سب وہ لوگ جو تیری ذلت کی فکر میں لگے ہوئے ہیں اور تیرے ناکام رہنے کے درپے اور تیرے نابود کرنے کے خیال میں ہیں وہ خود ناکام رہیں گے اور ناکامی اور نامرادی میں مریں گے..... تیرے خالص اور دلی مجبوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا اور ان کے نفوس و اموال میں برکت دوں گا اور ان میں کثرت بخشوں گا اور وہ مسلمانوں کے اس دوسرے گروہ پر تابروز قیامت غالب رہیں گے جو حاسدوں اور معاندوں کا گروہ ہے۔ خدا انہیں نہیں بھولے گا اور فراموش نہیں کرے گا اور وہ علی حسب الاصلاح اپنا اپنا اجر پائیں گے“

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 648)

سامعین! آج ہم دیکھتے ہیں کہ گو حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمارے درمیان موجود نہیں لیکن خدا تعالیٰ نے جو وعدہ آپ علیہ السلام کے ساتھ کیا تھا کس کس رنگ میں پورا ہوتا نظر آتا ہے کہ بعض اوقات محض ایک تصویر بندوں کو رب کے بھیجے ہوئے فرستادے کی طرف بلا نے کا باعث بن جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمودات کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(کمپوزڈ: مسز عائشہ چوہدری۔ جرمنی)

